اسلامی انقلاب کے قائد عظیم الشان
حضرت آیت الله العظمی سیّد علی حسینی خامنہ ای
کا پیـــغام

بسم الله الرحمن الرحیم

فَإِذَا قَضَيْتُم مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَذِكْرِكُمْ ءَابَآءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْراً۔

یعنی پھر جب سارے مناسک تمام کرلو تو خدا کو اسی طرح یاد رکھو جس طرح اپنے باپ دادا کو یاد کرتے ہو بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ (سورۂ بقرہ۔۲۰۰)

مسلمان بھائیو اور بہنو!

ایام حج درحقیقت امید ونوید کے دن ہیں۔ مراسم ومناسک حج کے دوران ایک طرف خانۂ توحید کے مسافروں کے درمیان موجود ہمبستگی کی عظمت وشان وشوکت لوگوں کے دلوں کو امید سے معمور کردیتی ہے اور دوسری طرف ذکر الٰہی کی برکت سے لوگوں کو جو طراوٹ وتازگی حاصل ہوتی ہے اس سے رحمت خداوندی کے دروازوں کے کھلنے کی خوشخبری فراہم ہوتی ہے۔

رمزوراز سے مالا مال ان مناسک حج کی ادائگی کے بعد جو بذات خود خشوع وخضوع اور ذکر الٰہی سے بھرپور ہوتے ہیں، حاجیوں کو دوبارہ ذکر خدا کی طرف مدعو کیا جارہا ہے اور اس تاکید کی وجہ یہ ہے کہ یاد خدا افسردہ دلوں کو تازگی وخوشحالی عطا کرتی ہے اور بندگان خدا کے قلوب ایمان اور امید کے نور سے منور ہوجاتے ہیں اور جب دل امید اور ایمان سے لبریز ہوتا ہے تو وہ آدمی کو مکروفریب اور لغزشوں سے بھرے ہوئے پر پیچ راستوں کو طے کرنے اور کامیابی وکامرانی کی منزلوں تک رسائی حاصل کرنے کی صلاحیت عطا کردیتا ہے۔ حج کی معنویت اسی ذکر خداوندی میں ہے جس کو اعمال حج کی روح میں پوری طرح شامل کردیا گیا ہے لہٰذا ذکر الٰہی کے اس بابرکت ومبارک سرچشمہ کو مراسم حج کے اختتام کے بعد بھی جاری رہنا چاہئے اور حج کے دوران جو نعمتیں حاصل ہوئی ہیں انھیں قائم وباقی

رہنا چاہئے۔ آج انسان زندگی کے مختلف شعبوں میں اپنی غفلتوں کی قربانی بنا ہوا ہے۔ جہاں غفلت ہے وہاں اخلاقی پستی و نابودی، فکری انحراف اور روحانی شکست کی موجودگی ضروری ہے اور یہی وہ نقصانات ہیں جن کی وجہ سے دھیرے دھیرے لوگوں کی شخصیت مضمحل وافسردہ ہوجاتی ہے۔ اس کے علاوہ اقوام کی شکست اور تمدنوں کے درمیان انتشار وبکھراؤ کا سبب بھی انھیں نقصانات میں پوشیدہ ہے۔ حج اس غفلت سے نجات وودوری حاصل کرنے والی اہم اسلامی تدبیروں میں سے ایک ہے۔ مراسم حج کے بین الاقوامی ہونے کی وجہ سے حج دنیا والوں تک یہ پیغام پہونچانا چاہتا ہے کہ ہر مسلمان کے انفرادی فریضہ سے الگ ہٹ کر اجتماعی حیثیت واعتبار سے امت اسلامیہ پر یہ ذمہ داری عائد کرتا ہے کہ وہ غفلت وگمراہی سے دوری وعلیحدگی اختیار کیے رہے۔ اس الٰہی فریضہ کے دوران موجود عبادتیں اور مناسک حج کے سایہ میں ہم لوگوں کو یہ موقع حاصل ہوتا ہے کہ ہم اپنی غفلت آمیز وابستگی اور ذلت آمیز اسارت وغلامی، لذت پسندی، ہوس پرستی اور عیش عشرت طلبی سے دوری وعلیحدگی اختیار کرلیں۔ مراسم حج کے دوران احرام وطواف، نماز وسعی اور وقوف ہم لوگوں کو خدا کی یاد سے مالامال بناتے ہوئے ہمیں الٰہی سرحدوں سے نزدیک کردیتا ہے اور ہم خداوندعالم سے عشق ومحبت کی لذت سے بخوبی آشنا ہوجاتے ہیں۔

دوسری طرف اس عدیم المثال اجتماع کی شان وشوکت ہم لوگوں کو عظیم الشان ملت اسلامیہ عالم کی ان حقیقتوں سے آشنا کردیتی ہے جو قومی، نسلی، رنگی اور زبانی سرحدوں سے بہت آگے ہے۔ حجاج کرام کی یہ جماعت غیر معمولی ہم آہنگی کی حامل ہے اور ان حاجیوں کی زبانیں ایک ہی ترانہ گنگناتی ہیں اور یہ تمام انسانی جسم وقلب ایک ہی قبلہ کی طرف متوجہ ہوا کرتے ہیں۔ یہ لوگ بظاہر دسیوں ملکوں کی نمائندگی کررہے ہیں لیکن یہ سب ایک ہی مجموعہ سے وابستہ ہیں اور وہ عظیم مجموعہ امت اسلامیہ ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ امت اسلامیہ اپنی زندگی کی ایک لمبی مدت عالم غفلت میں بسر کرچکی ہے اور ہماری موجودہ علمی وعملی پسماندگی اور سیاست وتجارت، اور صنعت واقتصاد کے میدان میں ہماری مفلوک الحالی وبے سروسامانی در اصل ہماری ماضی کی غفلتوں اور گمراہیوں کا تلخ نتیجہ ہیں اور آج عالمی سطح پر جو اہم حوادث وحالات رونما ہوچکے ہیں یا رونما ہونے والے ہیں ان کو نگاہ میں رکھتے ہوئے امت اسلامیہ کے لئے یہ لازمی ہوجاتا ہے کہ وہ اپنی گذشتہ غفلتوں اور کوتاہیوں کی تلافی کرے۔ یہ ہماری خوش قسمتی کی بات ہے کہ عصر حاضر میں رونما ہونے والے بعض حوادث

تلافی طلب تحریک کی شروعات کی خوشخبری دے رہے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آج عالمی سامراج مسلمانوں کی بیداری، مسلمانوں کے درمیان موجود اسلامی اتحاد اور علم ودانش نیز سیاست وایجادات کی دنیا میں مسلمان قوموں کی حالیہ ترقی کو اپنے عالمی تسلط اور غلبہ کی راہ میں بہت بڑی رکاوٹ محسوس کرتا ہے اور اس کی مخالفت ونابودی میں ہمہ تن سرگرم ہے۔ سابقہ اور جدید سامراجیت کے دور میں ہونے والے تجربات آج مسلمانوں کی نگاہوں کے سامنے موجود ہیں۔ یہ جدید ترین سامراجیت کا زمانہ ہے اور ہمیں اپنے تجربوں سے درس حاصل کرنا چاہئے اور دشمن کو دوبارہ پہلے سے زیادہ مدت کے لئے اپنی تقدیر پر ہرگز مسلط نہ ہونے دینا چاہئے۔

گذشتہ تلخ وتاریک دور میں مغربی سامراجیت نے مسلمان قوموں اور ملکوں کو کمزور اور پسماندہ بنائے رکھنے کے لئے ہر ممکن ثقافتی، اقتصادی، سیاسی اور فوجی ہتھکنڈوں کا بھرپور استعمال کیا اور ان پر تفرقہ وفقر اور جہالت ومفلوک الحالی مسلط کردیا۔ ہمارے اکثر سیاسی رہنماؤں کی کمزور نفسی، غفلت اور کاہلی اور ہمارے اکثر ثقافتی ماہرین کی ذمہ داریوں سے دوری وعلیحدگی نے ان سامراجی طاقتوں کی بھرپور مدد کی جس کا نتیجہ ہماری دولت وثروت کی تباہی وغارتگری اور امت اسلامیہ کی ذلت ورسوائی کی صورت میں برآمد ہوا اور ہم اپنی شناخت اور اپنی آزادی سے پوری طرح محروم ہوگئے۔ مسلمان قوم کی حیثیت سے ہم روز بروز کمزور ہوتے چلے گئے اور غیر معمولی لوٹ کھسوٹ میں سرگرم لٹیروں کی تسلط طلب خواہشات میں روز بروز اضافہ ہوتا چلا گیا اور یہ لٹیرے پہلے سے زیادہ طاقتور ہوتے رہے لیکن آج مجاہدوں کی غیر معمولی قربانی اور رہنماؤں کی صداقت وشجاعت کی وجہ سے اسلامی دنیا کے بعض حصوں میں اسلامی بیداری کو غیر معمولی وسعت ومقبولیت حاصل ہوچکی ہے اور اکثر اسلامی ممالک کے نوجوان عوام اور ان کا دانشور طبقہ میدان عمل میں موجود ہے اور اکثر مسلمان حکمرانوں اور سیاسی ماہروں نے اقتدار طلب غداروں کو اچھی طرح سے پہچان لیا ہے اور ان کے تمام اسلام دشمن ہتھکنڈے ناکام ہوچکے ہیں۔ اسی وجہ سے عالمی سامراجیت کے سربراہوں نے ملت اسلامیہ پر اپنے دیرینہ تسلط کو قائم رکھنے کے لئے نئے ہتھکنڈوں کو استعمال کرنا شروع کردیا ہے تاکہ ان کے ناجائز اقتدار کی تقویت ہوتی رہے۔

انسانی حقوق کی حمایت اور جمہوریت پسندی کا نعرہ ان نئے سامراجی ہتھکنڈوں میں سے ایک ہے۔ آج بڑا شیطان انسانیت دشمن بیرحمیوں اور شرارتوں کا مجسمہ بنا ہوا ہے۔ اپنے ہاتھ میں انسانی

حقوق کی طرفداری کا پرچم لئے ہوئے مشرق وسطیٰ کے عوام کو جمہوریت کی دعوت دے رہا ہے۔ ان ملکوں میں امریکی جمہوریت کے قیام کا مطلب یہ ہے کہ ان ملکوں پر ایسے امریکہ غلام حکمرانوں کو سازش، رشوت، جھوٹے پروپگنڈہ اور بظاہر عوامی لیکن بباطن امریکی چناؤ کی مدد سے مسلط کردیا جائے تاکہ یہ حکام ہمیشہ امریکہ کی فرمانبرداری میں سرتسلیم خم کئے رہیں اور امریکی سامراجی مقاصد کی تکمیل کی راہ میں کوئی رکاوٹ نہ پیدا ہونے پائے۔

ان سامراجی مقاصد میں اسلام پسندی کی تحریک کی سرکوبی اور اسلامی قدروں کو گزشتہ تنہائی وگمنامی میں ڈھکیلنا سرفہرست ہے۔ آج تمام امریکی اور دیگر تسلط پسند واقتدار پرست سیاسی وتبلیغاتی وسائل کے ذریعہ اسلامی بیداری کی تحریک کو التوا میں ڈالنے یاپوری طرح کچل دینے کی کوشش کی جارہی ہے لہٰذا اسلامی قوموں کو آج مکمل ہوشیاری اور غیر معمولی سوجھ بوجھ سے کام لیتے ہوئے حالات پر بھرپور نگاہ رکھنی چاہئے۔ آج عالموں، ومذہبی رہنماؤں، دانشوروں، مفکروں، یونیورسٹی کے پروفیسروں، مصنفوں، شاعروں، فنکاروں۔ ماہروں اور نوجوانوں کو ہوشیاری اور بر وقت اقدام سے کام لینا چاہئے اور عالمی سطح پر لوٹ کھسوٹ اور خورد و برُد کرنے والے امریکہ کو یہ موقع نہ دینا چاہئے کہ وہ اسلامی دنیا پر اپنے تسلط کے نئے دور کی شروعات کرسکے۔

ان اقتدار پسندوں کی زبان سے جمہوریت طلبی کا نعرہ ہرگز قابل قبول نہیں ہے جو برسوں سے ایشیاء، افریقہ اور امریکہ میں تانا شاہی حکومتوں کا دفاع کرتے چلے آرہے ہیں۔ قتل وغارتگری اور دہشت گردی کے خلاف جدوجہد کا دعویٰ ان لوگوں کو زیب نہیں دیتا ہے جو صہیونی دہشت گردی کے مروج وعلمبردار اور عراق و افغانستان میں قتل وغارتگری اور انسانیت سوز گھناؤنے مظالم کا بازارگرم کئے ہوئے ہیں۔ وہ لوگ تہذیبی اور تمدنی حقوق کی طرفداری کے دعویدار کیسے ہوسکتے ہیں جو شارون جیسے ظالم وخونخوار کو فلسطین کے بے گناہ عوام پر برسوں سے مسلط کئے ہوئے ہیں اور آئے دن ان ظالموں کی وحشیانہ روش کی حوصلہ افزائی کرتے رہتے ہیں۔ درحقیقت حقوق بشر اور جمہوریت کی حمایت کا دعویٰ ایک ایسا فریب ہے جس پر لعنت وملامت کرنا واجب ہے۔ گوانتا ناموو ابوغریب اور یوروپ کے خفیہ قید خانوں میں وحشیانہ مظالم کرنے والے، ملت عراق وفلسطین کی ذلت ورسوائی کی زمین ہموار کرنے والے اور سرزمین عراق وافغانستان میں مسلمانوں کے خون کی پیاسی نام نہاد اسلامی جماعتوں کی ایجاد کرنے والے لوگوں کو قطعی یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ انسانی حقوق جیسا لفظ اپنی زبان سے

دہرا سکیں۔ امریکہ اور برطانیہ کی حکومتیں ملزموں پر صرف جبر وجور ہی نہیں بلکہ سڑکوں پر ان کے قتل عام کو بھی جائز اور قانونی سمجھتی ہیں اور عدالتی حکم کے بغیر عام شہریوں کی ٹیلیفون پر ہونے والی گفتگو کو چھپا کر سننا بھی جائز تصور کرتی ہیں۔ آخر ایسی حکومتیں خود کو انسانی حقوق کا محافظ کیسے قرار دے سکتی ہیں۔ وہ حکومتیں جو کیمیاوی اور ایٹمی اسلحوں کی ایجاد اور عصر حاضر میں ان کے استعمال کے ذریعہ اپنی عصری تاریخ کے چہرہ کو سیاہ کر چکی ہیں وہ خود کو ایٹمی اسلحوں کی روک تھام کرنے والی جماعت کا متولی کیسے بنا سکتی ہیں۔

مسلمان بہنو اور بھائیو!

آج دنیا بالخصوص اسلامی دنیا نہایت حساس دور سے گزر رہی ہے ایک طرف پوری اسلامی دنیا میں بیداری کی لہر دوڑ رہی ہے اور دوسری طرف امریکہ اور دیگر استکباری وسامراجی طاقتوں اور حکومتوں کا غدار چہرہ جھوٹ اور ریاکاری کے پردے سے باہر آ چکا ہے۔ ایک طرف دنیائے اسلام کے بعض حصوں میں اقتدار وشناخت کی بازیابی کے لئے ایک تحریک کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے اور اسلامی جمہوریۂ ایران جیسے باعظمت ملک میں علم ودانش اور آزاد تکنیکی مہارت کے پودے دوبارہ لگائے جا چکے ہیں اور جس اعتماد نفس نے ملک گیر پیمانے پر سیاسی اور سماجی ماحول کو دگرگوں کر ڈالا تھا اس نے علم وتعمیر کی راہ اختیار کر لی ہے اور دوسری طرف دشمنوں کی سیاسی اور فوجی سجاوٹ میں کمی اور زوال کے آثار نظر آنے لگے ہیں۔ آج ایک طرف عراق اور دوسری طرف فلسطین ولبنان امریکہ اور صہیونیت کی مشہور طاقت کی عاجزی اور کمزوری کی نمائش گاہ کا رنگ وروپ اختیار کئے ہوئے ہیں۔ مشرق وسطیٰ کے سلسلے میں امریکی سیاست اپنے ابتدائی مرحلوں میں ہی بڑی رکاوٹوں سے دوچار ہے اور اس سیاست کی ناکامی اس کے منصوبہ سازوں کے خلاف ایک اسلحہ کی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔ آج مسلمان اقوام اور حکومتیں کوئی بھی ابتکاری اور ایجاداتی کام بذات خود انجام دے سکتی ہیں اور کوئی بڑا اور اہم کام شروع کر سکتی ہیں۔ مظلوم فلسطینی عوام کی حمایت وطرفداری، بیدار عراقی عوام کی حمایت، شام لبنان ودیگر ملکوں کے استحکام واستقلال کی محافظت ہم سبھی لوگوں کا فریضہ ہے اور اس سلسلے میں مذہبی سیاسی ماہرین، قومی وثقافتی افراد، جوانوں اور یونیورسٹی کے پروفیسروں کی ذمہ داری سماج کے دیگر طبقے کے لوگوں کی ذمہ داری سے کہیں زیادہ ہے۔ اسلامی مذاہب کی پیروی کرنے والوں کے

درمیان وحدت و ہمدلی اور قومی وفرقہ وارانہ اختلافات سے پرہیزان سیاسی و مذہبی ماہروں کا سب سے نمایاں نعرہ ہونا چاہئے۔ ان لوگوں کو علمی ایجاد وتازگی وسیاسی نشاط ونو آوری وخوشحالی حاصل کرنے کے لئے باقاعدہ ثقافتی کوشش کرنی چاہئے اور ان مقاصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے اپنی ساری طاقت وصلاحیت کا بھرپور استعمال کرنا چاہئے اور اپنے دعوتی منصوبے میں ان مقاصد کو اولیت دینی چاہئے۔

اسلامی دنیا عوام کی حاکمیت اور انسانی حقوق کی حفاظت کے لئے مغرب کے بیکار اور بے سود نسخوں کا محتاج نہیں ہے۔ عوام الناس کی حاکمیت اسلامی اور انسانی حقوق کی تعلیمات میں نمایاں حیثیت کی حامل ہے۔ علم ودانش کو صاحبان علم و دانش سے حاصل کرنا چاہئے خواہ وہ کہیں اور کسی کے پاس ہو۔ واضح رہے کہ ہمیشہ شاگردی کی زندگی نہ بسر کرنی چاہئے بلکہ ہمت وحوصلہ کے ساتھ اپنی صلاحیتوں کو بروئے کارلاتے ہوئے ایجاد وانکشافات اور نو آوری کے میدان میں آگے قدم بڑھانا لازمی ہے۔ مغربی قدروں نے مغربی دنیا کے ملکوں میں اخلاقی زوال وبکھراؤ، شہوت پسندی کی ترویج، دہشت گردی اور ہم جنس بازی ودیگر فاسد حرکتوں کا جو بازار گرم کررکھا ہے وہ ہم مسلمانوں کے لئے قطعی ناقابل تقلید ہے۔ اسلام اپنی عظیم قدروں کے ساتھ بنی نوع انسان کی نجات کا بہترین وسیلہ ہے۔ دیگر اقوام عالم کے ماہرین کا یہ فریضہ ہے کہ وہ ان قدروں کا دوبارہ مطالعہ کریں اور ان کو اپنے معاشرہ میں رائج کرنے کی بھرپور کوشش کریں۔

اندھی اور وحشیانہ دہشت گردی نے آج عراق کے غاصبوں کا دامن تھام رکھا ہے اور اس اسلامی ملک پر اپنے فوجی تسلط کو قائم رکھنے کے لئے بہانہ کی تلاش میں سرگرداں دکھائی دیتی ہے اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں یہ ایک نامناسب اور مذموم حرکت ہے موجودہ حوادث کے سب سے پہلے ملزم امریکی واسرائیلی فوجی اور جاسوسی کے ماہرین ہیں کیونکہ یہ دونوں گروہ عراق میں حکومت کی تشکیل کے لئے اختیار کی گئی راہ وروش پر پوری طرح اثر انداز ہیں بلکہ یہ کام ان کے خباثت آمیز مقصد سے بہت قریب ہے۔

برادران وخواہران مسلمان!

امت اسلامیہ عالم کے جملہ عظیم مقاصد کی کامیابی کی ضمانت خداوند عالم پر توکل واٹوٹ بھروسہ، قرآنی وعدہ کے حتمی اور یقینی ہونے کا اعتماد اور اسلامی اتحاد کا استحکام ہے ''ذکر اللہ' جیسے غنی اور کارساز

درمیان وحدت و ہمدلی اور قومی و فرقہ وارانہ اختلافات سے پرہیز ان سیاسی و مذہبی ماہروں کا سب سے نمایاں نعرہ ہونا چاہئے۔ ان لوگوں کو علمی ایجاد و تازگی و سیاسی نشاط و نو آوری و خوشحالی حاصل کرنے کے لئے باقاعدہ ثقافتی کوشش کرنی چاہئے اور ان مقاصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے اپنی ساری طاقت و صلاحیت کا بھرپور استعمال کرنا چاہئے اور اپنے دعوتی منصوبے میں ان مقاصد کو اولیت دینی چاہئے۔

اسلامی دنیا عوام کی حاکمیت اور انسانی حقوق کی حفاظت کے لئے مغرب کے بیکار اور بے سود نسخوں کا محتاج نہیں ہے۔ عوام الناس کی حاکمیت اسلامی اور انسانی حقوق کی تعلیمات میں نمایاں حیثیت کی حامل ہے ۔علم و دانش کو صاحبان علم و دانش سے حاصل کرنا چاہئے خواہ وہ کہیں اور کسی کے پاس ہو۔ واضح رہے کہ ہمیشہ شاگردی کی زندگی نہ بسر کرنی چاہئے بلکہ ہمت و حوصلہ کے ساتھ اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ایجاد و انکشافات اور نو آوری کے میدان میں آگے قدم بڑھانا لازمی ہے۔ مغربی قدروں نے مغربی دنیا کے ملکوں میں اخلاقی زوال و بکھراو، شہوت پسندی کی ترویج ، دہشت گردی اور ہم جنس بازی و دیگر فاسد حرکتوں کا جو بازار گرم کر رکھا ہے وہ ہم مسلمانوں کے لئے قطعی ناقابل تقلید ہے۔ اسلام اپنی عظیم قدروں کے ساتھ بنی نوع انسان کی نجات کا بہترین وسیلہ ہے۔ دیگر اقوام عالم کے ماہرین کا یہ فریضہ ہے کہ وہ ان قدروں کا دوبارہ مطالعہ کریں اور ان کو اپنے معاشرہ میں رائج کرنے کی بھرپور کوشش کریں۔

اندھی اور وحشیانہ دہشت گردی نے آج عراق کے غاصبوں کا دامن تھام رکھا ہے اور اس اسلامی ملک پر اپنے فوجی تسلط کو قائم رکھنے کے لئے بہانہ کی تلاش میں سرگرداں دکھائی دیتی ہے اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں یہ ایک نامناسب اور مذموم حرکت ہے موجودہ حوادث کے سب سے پہلے ملزم امریکی و اسرائیلی فوجی اور جاسوسی کے ماہرین ہیں کیونکہ یہ دونوں گروہ عراق میں حکومت کی تشکیل کے لئے اختیار کی گئی راہ و روش پر پوری طرح اثر انداز ہیں بلکہ یہ کام ان کے خباثت آمیز مقصد سے بہت قریب ہے۔

برادران و خواہران مسلمان !

امت اسلامیہ عالم کے جملہ عظیم مقاصد کی کامیابی کی ضمانت خداوند عالم پر توکل واٹوٹ بھروسہ، قرآنی وعدہ کے حتمی اور یقینی ہونے کا اعتماد اور اسلامی اتحاد کا استحکام ہے ''ذکر اللہ' جیسے غنی اور کارساز

سرمایہ سے مالا مال حج بیت اللہ کا یہ فریضہ اور مناسک حج کے دوران حاجیوں کا یہ عظیم الشان اجتماع عظیم اسلامی مقاصد میں سربلندی کے لئے کوشاں تحریک کا بہترین آغاز ہوسکتا ہے اور اس جگہ سے یہ عظیم اسلامی تحریک عظمتوں اور بلندیوں کی طرف پرواز کرسکتی ہے اور مراسم حج کے دوران عالمی کفرو استکبار یعنی سامراج سے برأت وبیزاری کو اس مقصد کی راہ میں پہلا قدم اور نمونۂ عمل کا درجہ حاصل ہے۔ میں آپ سبھی محترم حاجیوں اور مسلمانوں کے لئے توفیقات الٰہی اور حضرت ولی اللہ اعظم کی دعا کا طالب ہوں۔

والسّلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

سید علی خامنه ای